© rasailojaraid.com

ملا لیکن مجاہدین کی بڑھتی ہوئی قوت نے ضیاء الحق کو اپنے عزائم کے سامنے جھکا لیا اور ضیاء الحق نے جہادِ افغانستان کو اپنا روگ بنا لیا اور وہ امریکی مفادات سے کہیں زیادہ مجاہدین کے مفادات کا تحفظ کرنے لگے درمیان میں جونیجو حکومت کی مختصر زندگی جنیوا مذاکرات میں امریکی مفادات کے تحکم کے سامنے گھٹنے ٹیک گئی جو ضیاء صاحب کی رضامندی کے بغیر ممکن نہ تھا ـــــ اسی دور میں پراپیگنڈے کی طاقت سے یہ بات عام کی گئی کہ افغانستان میں بنیاد پرست حکومت (دینی حکومت) کا قیام ناممکن ہے وسیع البنیاد حکومت قائم ہونی چاہیئے، ظاہر ہے افغان مجاہدین وسیع البنیاد حکومت کے لئے توجان ومال اور آبرو کی بازی نہیں لگا رہے ہیں۔ انہوں نے اس نظریہ کو سٹنگر میزائل سے ریزہ ریزہ کر دیا ادھر یہ سازشں ناکام ہوئی ادھر ضیاء الحق اور وہ ساری ٹیم جو جہادِ افغانستان میں اہم رول ادا کر رہی تھی ایک کامیاب سازشں کا شکار ہو گئی مطلع صاف ہوا تو پی پی کی حکومت قائم ہوئی بیگم زرداری صاحبہ مرزا اسلم بیگ صاحب کی اشیرواد پر امریکہ یاترا کو تشریف لے گئیں وزیرِ اعظم پاکستان کو امریکہ سے کیا ملا اور کیا نہیں ملا۔ پراپیگنڈہ تو بتلاتا ہے کہ آدھی دنیا مل گئی لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آدھی دنیا ملنے کی قیمت کیا ادا کی ہے حکومت کے موجودہ بیانات صحافیوں سے گفت گو۔ کی روشنی میں اتنی بات سمجھ میں آئی کہ ضیاء کا پاکستان داخ مین کی ڈیوٹی سے تجاوز کر گیا تھا مگر بے نظیر کا پاکستان صرف اور صرف داخ مین ہے۔

اسی وجہ سے موجودہ حکومت کی پوری مشینری اس محاذ پر کام کر رہی کہ:

۱۔ افغانستان سے چونکہ روسی فوجیں نکل گئی ھیں لہٰذا افغانستان کا سیاسی حل ہونا چاہیئے

۲۔ افغان مہاجرین کیلئے افغانستان میں الگ خطۂ زمین مہیا کیا جائے۔

۳۔ نجیب حکومت برطرف ہوجائے مجاہدین ہتیار ڈال دیں اور ایک تیسرا طبقہ افغانستان کے مستقبل کا فیصلہ کرے

۴۔ شاہ ظاھر شاہ کی قیادت وسیادت میں افغانستان مسئلہ حل کیا جائے۔

اس قسم کی بولیاں سرکاری حلقوں کی طرف سے برملا پریس میں آرہی ہیں مجاہدین نے ان بولیوں کے جواب میں پوری قوت سے پھر ایک ہی نعرۂ انا الحق بلند کیا کہ:

"ہم کسی تجویز اور کسی منصوبہ کو قبول نہیں کرتے جب تک کابل حکومت ہمارے حوالے نہیں کی جاتی"۔

© rasailojaraid.com